رپوتاژ

محمد اسلم صدیق و
ملک کامران طاہر

جامعہ لاہور الاسلامیہ میں مہینہ تقریبات

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کے تحت کام کرنے والے اداروں؛جامعہ لاہور الاسلامیہ ، مجلس التحقیق الاسلامی اور اسلامک انسٹیٹیوٹ کے علمی مذاکروں، ورکشاپوں اور دیگر پروگراموں کی رپورٹیں وقتاً فوقتاً محدث کے صفحات میں جگہ پاتی رہتی ہیں۔ جامعہ کے تعلیمی سال کے اختتام کے موقع پر گذشتہ دنوں جامعہ میں تقریبات کا سلسلہ زوروں پر رہا اور ۵/ اہم تقریبات کا انعقاد عمل میں آیا۔ افادیت کے پیش نظران کی روداد ہم قارئین کی خدمت میں پیش کررہے ہیں۔

جامعہ کے طلبہ کی فکری وروحانی تربیت کے لئے جہاں سال بھر علمی موضوعات پر طلبہ کے درمیان مذاکرے اور مباحثے منعقد ہوتے ہیں، وہاں جامعہ کے مختلف شعبہ جات کی تقریبات بھی سال کے اختتام پر ہوتی ہیں۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جامعہ ہذا میں دو تعلیمی نصاب بیک وقت زیر تعلیم ہیں: عام دینی مدارس کے نصاب کی ترقی یافتہ شکل جو کلیۃ الشریعۃ میں پڑھائی جاتی ہے اور اس کے طلبہ کے لئے مڈل تا ایم اے کی کلاسیں بھی شام کے اوقات میں ہوتی ہے۔ ایسے ہی علومِ قرآن کی خصوصی تعلیم کے لئے جامعہ میں ۱۵ سال سے ایک مستقل ۸ سالہ نصاب کلیۃ القرآن الکریم میں پڑھایا جارہا ہے اور اس نصابِ تعلیم کی تدریس جامعہ کا ہندوپاک کے تمام مدارس سے ایسا امتیاز ہے، جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں،اس شعبہ میں داخلہ صرف حافظِ قرآن طلبہ کو دیا جاتا ہے۔

ہر دو شعبہ جات کی اختتامی تقریبات بھی بالترتیب 'محفل ختم بخاری' اور 'محفل اختتام عشرہ قراءات' کے نام سے ہر سال منعقد ہوتی ہیں۔ جن کی تفصیلات پیش خدمت ہیں:

(۱) تقریب تکمیل عشرہ قراءات

۳۱/اگست ۲۰۰۴ء بروز منگل بعد نمازِ مغرب جامعہ لاہور لاسلامیہ کے شعبہ **كلية القران الكريم** کے زیراہتمام یہ محفل منعقد کی گئی۔اس کا پروگرام تین نشستوں میں تقسیم کیا گیاتھا:

www.KitaboSunnat.com

پہلی نشست: تکمیل عشرہ قراءات اور آخری سبق کی سماعت
دوسری نشست: حجیتِ قراءات اور کلیہ القرآن کے مقصدِ قیام پر خطابات
تیسری نشست: مہمانانِ گرامی اور نامور قراء کی تلاوتیں

پروگرام کاآغاز قاری محمد ریاض کی تلاوت سے ہوا، بعدازاں قاری محمد داؤد منشاوی اور قاری محمد اکمل شاہین نے نعتِ رسول مقبولؐ پڑھی اور قاری فیض اللہ ناصر نے نظم پڑھی۔

پہلی نشست

مغرب کے بعد عشرہ قراءات کی تکمیل کرنے والے طلبہ نے حلقہ درس قائم کرکے عشرہ قراءات کا آخری سبق (جو قرآن کریم کی آخری سورتوں پر مشتمل تھا) مہمانِ گرامی استاذ القراء قاری محمد یحییٰ رسول نگری (مدیر جامعہ عزیزیہ، ساہیوال) کو سنایا۔ہر طالب علم نے ایک ایک سورہ کو مختلف قراءات میں تلاوت کیا۔ محترم قاری صاحب نے سبق کے اختتام پر طلبہ کیلئے علم وعمل میں برکت کی دعا کی۔اسی دوران تقریب کے دیگر مہمانانِ گرامی تشریف لاچکے تھے۔

دوسری نشست

* اس کے بعد پروگرام کے دوسرے سیشن کاآغاز ہوا۔جامعہ لاہور الاسلامیہ اور بعدازاں مدینہ یونیورسٹی سے سندِ فضیلت حاصل کرنے والے قاری صہیب احمد میر محمدی کا خطاب تھا جس میں اُنہوں نے قراءاتِ قرآنیہ کے حوالہ سے اُٹھائے جانے والے مستشرقین اور متجددین کے شکوک وشبہات کاردّ کرتے ہوئے قراءاتِ متواترہ کی حجیت کو ثابت کیا۔انہوں نے کہا کہ اعداءِ اسلام جب مسلمانوں کو میدانِ حرب میں زیر نہ کرسکے تو انہوں نے اُمتِ مسلمہ کو جادۂ مستقیم سے ہٹانے اور دین میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لیے ان کے مرکز قرآن وسنت سے ان کا تعلق منقطع کرنا ضروری سمجھا کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ جب کوئی چیز اپنے مرکز سے تعلق منقطع کرلیتی ہے تو وہ اپنا توازن کھو بیٹھتی ہی۔انہوں نے کہا کہ اعداء اسلام تمام کاوشوں کے باوجود اپنے ان گھناؤنے مقاصد میں کامیاب نہ ہوسکے اور تاریخ نے قرآن مجید کی آیت {إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوۡنَ} اور {لَا يَأۡتِيۡهِ الۡبَاطِلُ مِنۡ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِهِ تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ حَكِيۡمٍ حَمِيۡدٍ} کی حقانیت کو ثابت کردیا اور آج تک ادنیٰ سی تحریف بھی قرآن مجید میں ثابت نہیں کی جاسکی۔

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے لفظ 'قراءۃ' کے مختلف لغوی معانی کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا ایک معروف معنی، جمع کرنا یا جمع ہونا ہے، جو اس حقیقت کی طرف اشارہ کناں ہے کہ مسلمانوں کے لئے جادۂ مستقیم پر گامزن رہنے کا ایک ہی کلیہ ہے کہ وہ سب قرآنِ مجید پر جمع ہوجائیں۔

اس کے بعد انہوں نے بیسیوں صحابہ کرام ؓ سے مروی حدیث: «أنزل القرآن علی سبعة أحرف» جسے علماءِ امت نے متواتر قرار دیا ہے، سے استدلال کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُمت کی آسانی اور دیگر بیش بہا حکمتوں کے پیش نظر قرآنِ کریم کو سات حروف پر نازل کیا ہے اور قراءاتِ سبعہ عشرہ اُنہی سبعة أحرف پر مشتمل ہیں، لہٰذا تمام قراء اتِ متواترہ منزل من اللہ اور وحی ہیں اور قراء ات کا یہ اختلاف تضاد کا نہیں، بلکہ تنوع کا اختلاف ہے۔ انہوں نے ہر دور میں قراءات پر لکھی جانے والی کتب اور فن قراءۃ کی خدمت کرنے والے ائمہ کرام کے اسماء گرامی پیش کیے:

نام مصنف	وفات	نام کتاب
یحییٰ بن یعمر	۹۰ھ	القراءات
ابان بن تغلب الکوفی	۱۴۱ھ	القراءات
ابو عبید قاسم بن سلام	۲۲۴ھ	القراءات
ابو بکر محمد بن احمد بن عمر الداحوانی	۳۲۴ھ	التیسیر فی القراءات السبع
مکی بن ابی طالب	۴۳۶ھ	الکشف
ابی القاسم بن فیرۃ الاندلسی الشاطبی	۵۹۰ھ	حرز الامانی ووجہ التہانی
ابو القاسم عیسیٰ بن عبد العزیز الاسکندری	۶۲۹ھ	التذکرۃ
ابو محمد عبد اللہ بن عبد المومن الواسطی	۷۴۰ھ	الکنز فی القراءات العشر
امام ابن الجزری	۸۳۳ھ	النشر فی القراءات العشر
جمال الدین الموصلی	۹۶۳ھ	الشفعۃ فی القراءات السبعۃ
امام صفاقسی	۱۰۳۰ھ	غیث النفع

دکتور فضلی نے ان کا تذکرہ القرآءات القرآنیۃ میں کیا ہے، اس کے بعد انہوں نے مختلف علما کے اقوال کے ذریعے یہ ثابت کیا ہے کہ قراءاتِ قرآنیہ کا انکار کفر ہے۔

❊ پہلا خطاب چونکہ قرآنِ کریم کے ظاہری الفاظ کی حفاظت کے موضوع پر تھا، چنانچہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مقرر جامعہ کے نائب شیخ الحدیث اور کلیۃ الشریعۃ کے رئیس مولانا محمد رمضان سلفی نے قرآنِ کریم کے معنوی پہلو کی حفاظت (جو حدیثِ نبوی کے ذریعے ہی ممکن ہے) کے موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے قرآن وحدیث کو شریعتِ اسلامیہ کا ماخذ اور قوانین الٰہیہ کا مرجع قرار دیا۔ اُنہوں نے قرآن وحدیث پر مبنی شریعتِ اسلامیہ کا امتیاز ثابت کرتے ہوئے کہا کہ یہ قانونِ الٰہی دائمی، اٹل، ناقابل تغیر اور اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے، اس کے بالمقابل انسانوں کے بنائے ہوئے خود ساختہ قوانین، خاص وقت کے لئے اور قابل تغیر ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ قرآنی الفاظ کے ساتھ ساتھ اس کا بیان اور تفسیر جو نبی ﷺ نے بیان کی ہے بنیادی اہمیت رکھتی ہے اور جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ حدیث سے صرفِ نظر کرکے وقت کے تقاضوں کے مطابق قرآن کی تشریح وتفسیر کرسکتا ہے، وہ منصبِ نبوت پر ڈاکہ ڈالتا ہے۔

برصغیر میں شریعت سے نابلد بعض حضرات: عبداللہ چکڑالوی، اسلم جیراجپوری ، مولوی چراغ علی اور سرسید احمد خان نے فتنہ انکارِ حدیث کو جنم دیا اور مسٹر غلام احمد پرویز نے اسے نکتہ عروج تک پہنچایا، جبکہ قرآنِ کریم کے الفاظ کے ساتھ اس کے معنوی پہلو کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اللہ تعالیٰ نے لی ہے: {إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ} (القیامہ:۱۷تا۱۹) اور نبی کریم ﷺ کا بنیادی فریضہ بھی قرآن کی وضاحت ہی بتایا گیا ہے: {وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ} (النحل:۴۴) چنانچہ قرآنِ کریم کا یہ بیان اور وضاحت فرامینِ رسول ﷺ کی صورت میں آج تک محفوظ ہے، خیر القرون میں اور اس کے بعد ہر دور میں اُمت نے قرآن کے ساتھ حدیث کو وحی کی حیثیت سے شرعی حجت سمجھا ہے اور اسے عمل کی بنیاد بنایا ہے۔

اس کے بعد اُنہوں نے متعدد واقعات اور دلائل سے ثابت کیا کہ خلفاء راشدین اور ان کے بعد صحابہ ؓ اور تابعین ؒ کا طرزِ عمل یہی تھا کہ وہ قرآن کریم کی تفسیر میں حدیثِ نبویؐ کی طرف رجوع کرتے اور قرآن کی طرح حدیث وسنت کو بھی وحی تصور کرتے ہوئے مستند ترین مقام دیتے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر فاروق ؓ نے کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تین دفعہ اجازت مانگنے کے بارے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کی حدیث، حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے دادی کی وراثت کے بارے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کی حدیث، حضرت عثمان ؓ نے متوفی عنھا زوجھا کی عدت کے بارے میں حضرت فریعہ ؓ کی حدیث اور حضرت علی ؓ نے آگ

www.KitaboSunnat.com

کا عذاب دینے سے ممانعت کے متعلق حضرت ابن عباس ؓ کی حدیث کو شرعی حجت تسلیم کیا جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ خلفاے راشدین قرآن کے ساتھ حدیث ِنبوی پر ہی اپنے عمل کی بنیاد رکھتے تھے۔

اُنہوں نے بتایا{وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى} (النجم: ۳، ۴)اور رسول ﷺ کا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کو یہ فرمانا: مایخرج من ھذا إلا حق کہ ''زبانِ نبوت سے حق کے علاوہ کچھ صادر نہیں ہوتا۔'' اس بات پر واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر و حضر میں ہوں، رات کے اندھیرے یا دن کے اجالے میں؛ مسجد کے اندر ہوں یا باہر، آپؐ کا ہر قول و فعل اور تقریر خواہ وہ سیاست کے متعلق ہو یا معیشت اور معاشرت کے متعلق اُمت کے لئے ٹھوس بنیاد رکھتا ہے اور دین میں حجت ہے۔انہوں نے واضح کیا کہ صحیح بخاری کو احادیث کا آغاز قرار دینا نری جہالت ہے کیونکہ صحیح بخاری سے پہلے مسند احمد، اس سے پہلے امام احمد کے استاد امام شافعی کی 'الام' ان کے استاد امام مالک کی موطا، اس سے پہلے صحیفہ صادقہ، صحیفہ ہمام بن منبہ اور ان سے پہلے نبی کریم کی متعدد تحریریں موجود تھیں۔انہوں نے کہا نبی کریمؐ کے فرامین کی بنیاد پر ہی ہم آپ کے دہن مبارک سے ادا ہونے والے بعض الفاظ کو قرآن کریم کا درجہ دیتے ہیں او آپؐ کے بعض فرامین کو سنتِ نبویؐ قرار دیتے ہیں۔

آخر میں اُنہوں نے طلبا کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ والدین کا تمہیں دین کے لئے وقف کرنا اور ادارہ کا آپ کے لئے یہ تعلیمی انتظام کرنا اور اس کے لئے بھاری بھر کم اخراجات برداشت کرنا اس امر کا متقاضی ہے کہ تم اپنے اندر وقت کی قدر اور اپنے فرض کا احساس پیدا کرو، دنیا کے بدلتے حالات اور دین کے خلاف اُٹھنے اولے فتنوں پر نظر رکھو۔ قرآن وسنت کو سمجھنے میں اپنی پوری قوت صرف کردو، اور قراءاتِ قرآنیہ کے ساتھ حدیث وسنت پر اُٹھائے جانے والے اعتراضات کا جواب دینے کی بھرپور صلاحیت پیدا کرو۔

❊اس کے بعد قاری عزیر صاحب (مدیر مدرسۃ الاصلاح، گلشن راوی) نے فرمانِ الٰہی {لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا} (الفرقان:۳۲) سے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے 'تجوید کی اہمیت' پر اپنے خیالات پیش کیے۔اُنہوں نے فرمایا کہ تجوید کا لغوی معنیٰ 'کسی چیز کو عمدہ اور خوبصورت بنانا' ہے اور دنیا کے ہر کام اور شعبہ میں تجوید، یعنی اس کو عمدہ طریقہ سے کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

گویا جب دنیا کے ادنیٰ سے ادنیٰ کام میں 'تجوید' کا اہتمام کیا جاتا ہے تو احکام و شریعت کی منبع اللہ کی کتاب قرآنِ کریم میں تجوید کا اہتمام تو زیادہ ضروری ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح ہر عبادت کی ادائیگی میں اس کے آداب کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے، ایسے ہی تلاوت قرآن کی عبادت کے بھی مخصوص آداب ہیں جن میں خشیت وانابت کے ساتھ تلاوت قرآن کے قواعد کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اور انہی کو تجوید کہا جاتا ہے۔

اُنہوں نے فرمایا کہ قرآنِ کریم کی تجوید یہ ہے کہ "ہر حرف کو اس کے مخرج سے ادا کیا جائے، اس کی صفاتِ لازمہ وعارضہ کو پورا پورا ادا کیا جائے۔" نیز قرآن کریم کو آہستہ آہستہ نازل کرنے میں حکمت بھی تجوید ہی تھی۔ فرمانِ الٰہی ہے: {وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا} (الاسرائ:۱۰۶) "ہم نے قرآنِ کریم کو جدا جدا کرکے نازل کیا، تاکہ آپ اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔ اسی لئے ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کیا ہے۔" اُنہوں نے واضح کیا کہ کفار کے اس اعتراض کہ "قرآن کو سابقہ کتب کی طرح ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہ کیا گیا، کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حکمت کی نشاندہی کی ہے اور قرآن کریم میں جا بجا نُزِّلَ، نَزَّلْنَا، نُنَزِّلُ کے الفاظ جس کے معانی (بقول صاحبِ تفسیر جلالین) تھوڑا تھوڑا نازل کرنے کے ہیں، بھی اسی حکمت کو نمایاں کرتے ہیں۔ نیز اُنہوں نے کہا کہ کوئی شخص قرآنِ مجید میں اپنی مرضی کی تجوید اختیار نہیں کرسکتا بلکہ وہی قواعد اور لہجہ اختیار کرنے کا پابند ہے جس پر قرآنِ کریم نازل ہوا اور جو انداز رسول ﷺ کو ان الفاظ میں سکھایا گیا: {لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ} (القیامہ:۱۵ تا ۱۸)

گویا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو سکھایا، اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنایا اور نبی کریم کو اس تلاوت کی پابندی کا کہا گیا۔ اس کے مطابق ہی آپؐ نے صحابہ کو پڑھایا اور ہمیں بھی اس کے مطابق پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے۔

انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ علما کی اکثریت قرآن کو مجہول پڑھتی ہے، جس سے قرآن کے معانی کچھ کے کچھ ہوجاتے ہیں، انہوں نے سید بدیع الدین شاہ راشدی کے بارے میں بتایا کہ وہ نہایت خوبصورت قرآن پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جامعہ لاہور الاسلامیہ میں کلیۃ الشریعۃ اور کلیۃ القرآن سے بہتر استفادہ اسی صورت میں ممکن

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ دونوں شعبے ایک دوسرے کی مہارت سے فائدہ اُٹھائیں، اور دونوں شعبوں سے فارغ ہونے والا طالب ِعلم شریعتِ اسلامیہ کا عالم ہونے کے ساتھ کم از کم قراءتِ حفص کا قاری بھی ہو۔ تجوید وقراءت کے فروغ کے سلسلہ میں انہوں نے جامعہ کی عظیم خدمات کو سراہا اور اس کام کو روایت ساز قرار دیا جس سے قرآن کو علومِ اسلامیہ میں مرکزی حیثیت حاصل ہو گی۔

خطاب رئیس الجامعہ

❊آخر میں رئیس الجامعہ مولانا حافظ عبدالرحمن مدنی حفظہ اللہ کو دعوت دی گئی۔ اُنہوں نے قراءاتِ قرآنیہ کے حوالے سے مسلمانوں میں پائے جانے والے افراط و تفریط کے رویہ اور قراءاتِ قرآنیہ کے بارے میں یہ نظریہ کہ حضرت عثمانؓ نے 'سبعہ احرف' میں سے چھ حروف ختم کردیے تھے، پر کڑی تنقید کی اور اس موقف کو غلط قرار دیتے ہوئے واضح کیا کہ حضرت عثمانؓ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی اس رخصت کو بھلا کیسے ختم کرنے کی جرأت کرسکتے تھے، دنیا بھر کے لوگ بھی اگر اس کو ختم کرنا چاہیں تو نہیں کرسکتے، کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے اٹھایا ہے: {إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ}

دو افسوسناک امر: انہوں نے کہا کہ فیصل آباد کے قاری محمد طاہر نے پنجاب یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کا مقالہ ۱۹۹۵ء میں پیش کیا جس میں انہوں نے قراءاتِ سبعہ اور پاکستان میں تجوید و قراءت کے مدارس کو موضوع بنایا ہے۔ رئیس الجامعہ نے بیان کیا کہ مجھے اس میں دو چیزیں پڑھ کر نہایت افسوس ہوا؛ ایک یہ کہ ایسا شخص جو معروف قاری ہونے کے علاوہ 'قراءت' پر ایک مجلہ کا ایڈیٹر بھی ہے اور اسی موضوع پر یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی بھی کر رہا ہے۔ لیکن وہ سبعہ احرف کے بارے میں ایسا موقف پیش کرتا ہے جو انتہائی مرجوح ہے کہ حضرت عثمانؓ نے چھ حروف ختم کردیے تھے اور اس وقت جو قراءات ہیں، وہ صرف ایک حرف ہیں۔

دوسرا افسوسناک امر یہ ہے کہ مقالہ نگار نے خصوصاً پاکستان میں تجوید و قراءت کے مدارس کا تعارف پیش کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے تمام مدارس کا احاطہ کیا ہے اور پورے پاکستان کادورہ کرکے ایک ایک ادارہ میں خود پہنچے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اس میں سب اداروں کا تذکرہ ہے، لیکن جامعہ لاہور الاسلامیہ کے شعبہ كلية القرآن جو فن تجوید وقراءت کی خدمت میں کارہائے نمایاں کا حامل ہے، کا نام اس میں کہیں جگہ نہیں پاسکا جبکہ یہ شعبہ ۱۵ سال سے پاکستان کے معروف قاری اُستاذ القراء محمد ابراہیم میر محمدی کی زیر ادارت تجوید

www.KitaboSunnat.com

اور قراءاتِ سبعہ عشرہ کی تعلیم میں نمایاں خدمات انجام دے رہا۔ خصوصاً آغازِ کار میں اس شعبہ کے تعارف کے لئے ۱۹۹۲ء تا۱۹۹۶ء میں پر رونق محافل قراءات کا انعقاد کیا جاتا تھا اور بلا تفریق مسلک پاکستان بھر کے قراء ان محافل کی رونق بنتے تھے۔

حیرانگی ہے کہ ایک شخص پورے پاکستان کے مدارس کا دورہ کرتا ہے اور لاہور میں تجوید وقراءات کے سب سے بڑے ادارہ پر اس کی نظر نہیں پڑتی، اسے ہم تجاہل عارفانہ نہ کہیں تو کیا کہیں کہ پاکستان کے ایک بہت بڑے ادارہ کو اس لئے نظر انداز کردیا جاتا ہے کہ خدمات کا اعتراف نہ ہوجائے، تنگ نظری کا یہ رویہ علما کو زیب نہیں دیتا۔

انہوں نے کہا کہ میرے زیر نگرانی اداروں میں اس قسم کے تعصب کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے، ابھی حال ہی میں محدث میں دینی مدارس میں تحقیق وصحافت کے موضوع پر لکھا جانے والا مقالہ اُٹھا کر دیکھ لیں، اس میں کسی مخصوص مکتبہ فکر کے اداروں کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

کلیہ القرآن کے قیام کا مقصد: اس کے بعد انہوں نے **کلیۃ القرآن** کے قیام کا مقصد بیان کرتے ہوئے یہ واضح کیا کہ اس کا مقصد محض ظاہری تلاوت میں حسن اور سنوار پیدا کرنا نہ تھا، بلکہ مقصد یہ تھا کہ معاشرہ میں قاری عالم کا تصور اُجاگر کیا جائے، سبعہ احرف اور قراءاتِ قرآنیہ کے حوالہ سے جو فتنے اور گمراہ کن نظریات سر اُٹھارہے ہیں، ان کی سرکوبی کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واحد ادارہ ہے جہاں ۱۰ قراءات، ان کی ۲۰ روایات اور ۸۰ وجوہ کی طلبہ کو تعلیم دی جاتی ہے، دنیا میں یہ تعلیم اساتذہ کے انفرادی حلقات میں تو اب بھی دی جاتی ہے، لیکن ادارہ جاتی سطح پر یہ ادارہ اس کی واحد مثال ہے، حتیٰ کہ مدینہ منورہ یونیورسٹی جس کے کلیہ القرآن کو سامنے رکھ کر یہ شعبہ تشکیل دیا گیا، وہاں بھی یہ تعلیمی وسعت موجود نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس کے باوجود مجھے اس اعتراف میں کوئی باک نہیں ہے کہ ابھی ہم اپنے مقاصد کے حصول میں پوری طرح کامیاب نہیں ہوسکے۔ قراءاتِ قرآنیہ کی تدریس میں تو ہم نے کامیابی حاصل کی ہے، لیکن قراءاتِ قرآنیہ کے حوالہ سے پائے جانے والے گمراہ کن نظریات اور شکوک وشبہات کے ازالہ میں ہم کوئی اہم کردار ابھی تک ادا نہیں کرسکے۔ لاہور میں ایک طبقہ (غامدی گروہ) مستشرقین کے پھیلائے ہوئے گمراہ کن نظریات کا حامل ہے اور شکوک و شبہات کو ہوا دینے میں مصروفِ کار ہے اور یونیورسٹیوں کا جدید طبقہ اس سے متاثر ہورہا ہے۔

چند سال قبل لاہور کی ایک بہت فاضل شخصیت کو جامعہ میں لیکچر کی دعوت دی گئی اور اُنہوں

www.KitaboSunnat.com

نے حفاظتِ قرآن کے موضوع پر بہت علمی لیکچر دیا، لیکن افسوس کہ قراءاتِ قرآنیہ کے بارے میں اُنہوں نے بھی یہ کہا کہ ''قراءاتِ قرآنیہ گہری سازش کا نتیجہ ہیں اور ایک سازش کے تحت اُنہیں مسلمانوں میں رائج کیا گیا۔'' اگر اس سے ان کی مراد موضوع اور ضعیف قراءات ہیں، تو اسے درست قرار دیا جاسکتا ہے، لیکن اگر اس سے ان کی مراد قراءاتِ متواترہ ہیں تو ان کی یہ بات درست نہیں ہے۔ ہم نے مختلف قراءات پر مشتمل مصاحف ان کو دکھائے اور واضح کیا کہ قراءاتِ متواترہ دراصل اختلاف نہیں، بلکہ تنوع ہے۔

ان حالات میں ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم قراءاتِ قرآنیہ کے بارے میں غلط نظریات اور شکوک و شبہات کو سمجھیں اور ان کی سرکوبی کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ اس کے لئے ہماری یہ کوشش ہے کہ ایسے ماہرین علما کو ڈھونڈ کر اس ادارہ کے ساتھ منسلک کیا جائے جو میرے عزیز رفیق قاری محمد ابراہیم میر محمدی کے ہم رکاب ہو کر قرآءاتِ قرآنیہ کے اس تشنہ تکمیل منصوبے کو بطریق احسن مکمل کر سکیں۔

یہاں انہوں نے قراء کرم کو یہ توجہ دلائی کہ ہمیں کسی عالم کا تلاوتِ قرآن میں مذاق نہیں اُڑانا چاہیے ورنہ وہ ہمارے فہم قرآن کا مذاق اُڑائے گا۔ ہمیں قاری اور عالم میں باہمی تناؤ اور کشمکش سے قطع نظر افہام و تفہیم اور اعتراف و حوصلہ افزائی کی روایت قائم کرکے اس کام کو آگے بڑھانا چاہیے۔ اور ہمارا یہ شعبہ دراصل عالم قاری ہی تیار کرنے کے لئے وجود میں لایا گیا ہے جہاں طلبہ کو مکمل دینی نصاب کے علاوہ علوم قرآن میں بھی مہارت بہم پہنچائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں **کلیۃ الشریعہ** اور **کلیۃ القرآن** الگ الگ نہیں بلکہ ایک ہی حقیقت کے دو رخ ہیں۔ آخر میں انہوں نے تمام حضرات سے ادارہ کے لئے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ اس اِدارہ کو تمام فتنوں سے محفوظ رکھے۔

تیسرا مرحلہ

❋اس کے بعد پروگرام کے تیسرے مرحلہ محفل قراءات کا آغاز ہوا۔ اس مرحلہ میں تلاوت کے لئے جناب قاری عبد الماجد بن قاری نور محمد بطورِ خاص تشریف لائے۔ قاری صاحب موصوف نے محترم قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ سے ہی سبعہ قراءت کی تعلیم مکمل کی اور اس سال رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام عالمی مقابلہ قراءت میں دنیا بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ جس کے اعزاز میں انہیں بیت اللہ شریف کا دروازہ کھولنے کی عظیم سعادت

www.KitaboSunnat.com

نصیب ہوئی۔ قاری عبد الماجد صاحب نے سورۃ القیامہ، سورۃ البلد اور سورۃ العلق کی تلاوت کرکے سامعین کو خوب محظوظ کیا۔

محفل قراءت میں شرکت کرنے والے دیگر قراء کرام کے نام حسبِ ذیل ہیں:

قاری حافظ حمزہ مدنی (مدیر کلیۃ القرآن الکریم، جامعہ ہذا)

قاری احمد یار حقانی (سابق مدرس جامعہ لاہور الاسلامیہ) قاری عبدالخالق

قاری یحییٰ خالد قاری سلمان محمود قاری محمد داؤد منشاوی

قاری عبدالسلام عزیزی (مدرّس جامعہ لاہور الاسلامیہ)

قاری عارف بشیر (مدرّس جامعہ لاہور الاسلامیہ)

قاری سلمان احمد میر محمدی (سابق مدرّس جامعہ لاہور الاسلامیہ)

قاری صہیب احمد میر محمدی (ادارۃ الاصلاح، بونگہ بلوچاں)

آخر میں استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ رئیس کلیۃ القرآن الکریم (جامعہ لاہور الاسلامیہ) کی پر کیف تلاوت سے یہ پروقار مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

رمضان المبارک میں اپنے زکوۃ وصدقات سے اللہ کی راہ میں خرچ کریں

لاہور میں منفرد نوعیت کی دینی درسگاہ **جامعۃ لاھور الاسلامیۃ**

اسلامک انسٹیٹیوٹ اور **مجلس التحقیق الاسلامی** وغیرہ (فہرست صفحہ آخر پر)

آپ حضرات کے صدقات وزکوٰۃ سے ھی مصروفِ عمل ھیں

جامعۃ لاھور الاسلامیۃ کے اِمسال اخراجات **69** لاکھ روپے ہیں

اس نیک کام میں اپنی زکوٰۃ وصدقات سے قوت ووسعت پیدا کریں!

اکاؤنٹ: A/c:1332، UBL ماڈل ٹاؤن، لاہور فون: 5866476,5866396 (مولانا اقبال نوید)

www.KitaboSunnat.com